حافظ عبدالحمید عامر

ان بطش ربك لشديد

میاں نواز شریف کی عبرتناک برطرفی !!!

فاعتبروا یا اولی الابصار.....

۱۲ اکتوبر ۹۹ء کی شام کو نواز شریف کی انتہائی مضبوط و مستحکم حکومت کو یکایک صفحہ ہستی سے نابود کر دیا گیا.... جس کا بظاہر امکان نہیں تھا..... اسے رب کی اچانک پکڑ کے سوا کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ نواز شریف حکومت کو پاکستان کی ۵۲ سالہ تاریخ میں سب سے زیادہ طاقتور اور بھاری مینڈیٹ کی حامل حکومت گردانا جاتا تھا۔ جس نے اپنی راہ کی تمام روکاوٹوں اور کانٹوں کو ایک ایک کر کے بڑی آسانی مگر جانفشانی سے چن دیا تھا، اور انہیں راستے سے ایسے علیحدہ کر دیا تھا جیسے مکھن سے بال کو نکالا جاتا ہے..... دو تہائی اکثریت کی دو دھاری تلوار سے پندرھویں ترمیم کی منظوری اور صدر فاروق لغاری کے استعفٰی تک اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ سے لے کر چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت کی جبری ریٹائرمنٹ تک.... سب کو ایک ہی لاٹھی سے ایسے ہانک دیا جیسے کسی لاوارث ریوڑ کی بھیڑ بکریاں ہوں..... اور اب وہ اپنے آپکو زیادہ محفوظ و توانا سمجھنے لگے تھے اور آئندہ پندرہ بیس برس کے لیے اپنے آپ کو بلاشرکتِ غیرے حکمران سمجھتے ہوئے "انا و لا غیری" کا ناقوس بجا کر بدمست ہاتھی کی طرح اندھا دھند تباہیاں مچانا شروع کر دی تھیں۔ اپنے خالق و مالک، عوام اور حلیف جماعتوں سے کیے ہوئے بلند و بانگ وعدوں کو اس بری طرح سے فراموش کیا کہ وہی مذہبی جماعتیں اور دیندار لوگ جو نواز شریف کے لیے دن کے وقت جلسے جلوسوں میں گلے پھاڑ پھاڑ کر نعرے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر رب کے حضور اس کی بھاری کامیابی اور دو تہائی اکثریت کی رو رو کر دعائیں مانگا کرتے تھے وہی کھلے بندوں جھولیاں اٹھا اٹھا کر اس کے لیے بددعائیں مانگنا شروع کر دی تھیں۔

غریب عوام حیران تھے کہ کیا یہ وہی نواز شریف ہے جو دوران انتخابات لوگوں میں یوں گھل مل جاتا تھا جیسے یہ ان کا بڑا خیر خواہ ہو مگر اقتدار مل جانے کے بعد عوام کو اس طرح بھلا دیا جیسے ذوالفقار علی بھٹو نے روٹی کپڑے اور مکان کے سبز باغ دکھا کر غریبوں کو دھوکا دیا تھا۔ دیندار لوگ بڑے پشیمان تھے کہ کیا یہ وہی محمد نواز شریف ہے جو اسلامی نظام کے نفاذ کا وعدہ کر کے برسر اقتدار آیا تھا۔ اور آتے ہی اس نے سب سے پہلا وار اسلام پر کیا۔ دوسری مرتبہ بھاری مینڈیٹ والی کرسئ اقتدار پر بیٹھ کر اپنی پہلی نشری تقریر میں اس نے اسلامی شعائر میں سے

(جمعۃ المبارک کی چھٹی) کو ختم کرنے کا نادر شاہی حکم جاری کیا، جسے بظاہر بے دین، ملحد، اور سوشلسٹ جاگیر دار حکمران ذوالفقار علی بھٹو نے شروع کیا تھا۔ جمعہ کی چھٹی کا کریڈیٹ ذوالفقار علی بھٹو کو جاتا ہے اور بد قسمتی سے اسے ختم کرنے کا "اعزاز" خلافتِ راشدہ کے دور کو واپس لانے کے دعویدار شریف ابن شریف جنابِ نواز شریف کے نامۂ اعمال میں!

دوسرا نادر شاہی فرمان شادی میں کھانے کی پابندی کے بارے میں تھا..... جس کا براہ راست اثر سرور کائنات امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان مبارک پر پڑھا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: (أولِم ولَو بشاةٍ) ترجمہ: (دعوتِ) ولیمہ کرو، اگرچہ ایک ہی بکری کے گوشت سے"۔ اگر غریبوں کا بھلا کرنا ہی مقصود تھا تو آنحضرت ﷺ کے فرمانِ مبارک کو پس پشت پھینکے بغیر شادی اور ولیمہ میں شرکاء کی تعداد کو سو پچاس تک محدود کردیا جاتا اور ون ڈش کی قدغن لگا کر سختی سے پابندی کروائی جاتی تو یہ مقصد آسانی سے حاصل کیا جاسکتا تھا۔ جبکہ اسراف و تبذیر (فضول خرچی) کے باقی سارے مظاہر جاری و ساری رہے۔ جس میں شادی والے گھروں پر فضول چراغاں، مہندی و مائیاں کی بے حیائی والی ہندوانہ رسمیں، آتش بازی اور گولے اور پٹاخے، آرمی اور پولیس کے بینڈ باجے اور ڈھول ڈھمکا وغیرہ..... کیا یہ سب امور غیر اسلامی اور غریبوں پر بوجھ نہیں ہیں؟

اپنی پہلی نشری تقریر میں آپ نے پبلک مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی کے بارے میں بڑا خوش نما اعلان کیا، مگر وہ حکم ہوا میں ایسے تحلیل ہو گیا جس طرح سگریٹ کا دھواں فضا میں گم ہو جاتا ہے۔ "قرض مکاؤ، ملک بچاؤ" والی سکیم جس زور و شور سے روز شروع ہوئی اس سے بھی زیادہ تیزی سے مزید ملکی و غیر ملکی قرضوں تلے دب گئی۔ اسی تقریر میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں وزراء کی تعداد کو محدود رکھنے اور سرکاری محکموں میں فضول اخراجات پر پابندی اور قناعت شعاری کا بھی وعدہ کیا تھا مگر ؎ وہ وعدہ ہی کیا ہوا جو وفا ہو گیا.....

شیطان کی آنت اور آپکے وعدوں کی طرح بات ذرا لمبی ہو گئی..... قصہ مختصر! اللہ تعالیٰ نے آپکو دو مرتبہ حکومت دی اور دوسری مرتبہ تو بڑی بھاری مینڈیٹ والی حکومت دی مگر آپ نے نہ تو اللہ کا شکر ادا کیا نہ عوام سے کیے ہوئے وعدوں کا پاس کیا، آپ نے اپنا دوسرا دورِ حکومت صرف ان سوراخوں کو بند کرنے میں صرف کر دیا جہاں سے تمہاری بھاری مینڈیٹ والی حکومت کو ذرا برابر خطرہ تھا۔ مگر اصل سوراخوں کو بند نہ کیا جس نے امتِ مسلمہ بالخصوص پاکستانی قوم کو ذلت و مسکنت کی انتہا اور پستی و زوال کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینک دیا ہے۔ اپنوں سے بے وفائی اور غیروں کی چاپلوسی..... اللہ رب العزت بھلا کب تلک برداشت کرتے؟ نواز شریف صاحب! ذرا سوچیئے ..... غور و تدبر کیجئے..... اگر آپ نے اس فانی اقتدار میں کسی غیر کی ذرا سی مداخلت بھی برداشت کبھی نہیں کی اور اسی چکر میں بھاری مینڈیٹ سے ہاتھ دھو بیٹھے... تو اللہ رب العزت جو خالقِ ارض و سماء، مالکِ کون و مکان اور حقیقی معنوں میں بادشاہوں کا بادشاہ یعنی شہنشاہِ کُل ہو.... وہ بھلا کیسے اپنی بادشاہی میں کسی غیر کی شراکت کو گوارہ

فرمائے ؟؟؟ حکومت، دولت اور عزت آپکو اللہ تعالیٰ دے اور سر جھکانے کا وقت آئے تو ایک سجدہ اللہ کو اور دوسرا سجدہ اسکے خود ساختہ شریک کو.... ایک طرف زبان سے اللہ کا شکر ادا کر لیا اور دوسرے ہی لمحے غیروں کے مشکور وممنون ہو گئے! کبھی اللہ کے گھر مسجدیں بنوا دیں اور کبھی اس کے غیروں کے لیے سجدہ گاہیں، درباروں اور مزاروں کے بڑے بڑے عالیشان کمپلیکس تعمیر کروانے کے لیے کروڑوں کے آرڈر جاری کر دیئے!!! کبھی اللہ کے گھر کعبہ کا طواف کر لیا، کبھی علی ہجویریؒ (المعروف داتا گنج بخش ؟ العیاذ باللہ!) کی قبر (المعروف داتا دربار ؟) پر جبینِ نیاز جھکالی! کبھی کسی دربار کی خاک چھان لی اور کبھی کسی "بابا دھنکا" سے اقتدار اور قسمت کی یاوری کیلئے پیٹھ پر ڈنڈے کھا لیے۔ کہ (جتنے ڈنڈے اتنے سال حکومت ؟؟) کہاں گیا بابا دھنکا؟ اور کہاں گیا آپکا وہ پیرِ مغاں ؟ جو وزیر اعظم ہاؤس میں فروکش ہو کر آپکے اقتدار کو بلائے ناگہانی سے اپنے "دموں" اور "عملیات" سے محفوظ رکھتا تھا؟ کہاں گئے درباروں، سرکاروں اور مزاروں کے وہ مجاور جو آپ دونوں بھائیوں کی دستار بندی کر کے لمبے اقتدار کی بشارتیں دیا کرتے تھے ؟؟؟

جناب نواز شریف صاحب! اللہ تعالیٰ کو یہ ملاوٹی سجدے، بناوٹی عبادتیں اور دکھلاوے کے صدقہ خیرات ہرگز قبول نہیں! بقول ڈاکٹر اقبالؒ ؎ باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے میانہ حق و باطل نہ کر قبول

﴿قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین ٥ لا شریک لہ و بذلک امرت وانا اول المسلمین﴾ (الانعام: ۱۶۲۔۱۶۳) ترجمہ: اے پیغمبرؐ! بے شک میری نماز اور قربانی (تمام عبادات) اور میرا جینا اور میرا مرنا سب صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے، جو سارے جہانوں کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے اور میں (اس امت میں) سب سے پہلے اس کا تابعدار ہوں)۔

الطاف حسین حالی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف میں کیا خوب کہا ہے ؎

کرے غیر گر بت کو پوجا تو کافر — جو ٹھہرائے رب کا بیٹا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر — کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں — پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبیؐ کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں — اماموں کا رتبہ نبیؐ سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں — شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے — نہ اسلام بگڑے، نہ ایمان جائے

جناب نواز شریف صاحب! اب بھی اگر آپ سنبھل جائیں اور غیروں کو چھوڑ کر اللہ اکیلے کے حضور جھک جائیں اور اپنے گذشتہ تمام شرکیہ امور سے توبہ و تائب ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ بڑے غفور و رحیم ہیں، اگر اللہ تعالیٰ

حضرت یونس علیہ السلام کی معافی کی دعا سمندر کی تہہ اور مچھلی کے پیٹ کے اندر سے سن کر قبول کر سکتے ہیں اور انہیں مچھلی کے پیٹ سے رہائی مل سکتی ہے تو ﴿لااله الا انت سبحنك انی كنت من الظالمين﴾ کا مجرب وظیفہ اگر آپ بھی صدقِ دل سے کریں اور مشرکانہ اعمال اور گناہوں کی معافی مانگ لیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپکو اس مشکل دور سے سرخرو کر کے لانڈھی جیل سے آزادی کا پروانا عطا فرمادے۔

آپ ہی بتائیں کہ لانڈھی جیل میں آپکا حاجت روا اور مشکل کشا کون ہے؟ ﴿امن يجيب المضطراذا دعاه فيكشف السوء و يجعلكم خلفاء الارض أاله مع الله قليلاً ماتذكرون﴾ (النمل : ۶۲) ترجمہ : بھلا مصیبت کا مارا شخص بے قراری میں جب اسکو پکارے تو کون اسکی دعا کو قبول کرتا ہے اور تکلیف دفع کرتا ہے؟ اور (کون) تم کو زمین میں (ایک دوسرے کا) جانشین بناتا ہے؟ کیا اب بھی یہی کہو گے) کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے!!! (مگر) تم بہت کم (عبرت سے) نصیحت پکڑتے ہو"

اس موقع پر بھی اگر آپ نے قرآن مجید اور احادیث رسولؐ کا مطالعہ نہ کیا اور شرکیہ اعمال اور فضول مذہبی رسم ورواج سے کنارہ کشی اختیار نہ کی اور صرف اللہ کے حضور جھک کر اپنے گناہوں کی معافی نہ مانگی تو.........

ع تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

وما علينا الا البلاغ

محدث العصر الشیخ محمد ناصر الدین الالبانیؒ کا سانحہ ارتحال

گزشتہ دنوں عالم اسلام کی عظیم علمی اور تحقیقی شخصیت سماحۃ العلامہ الشیخ محمد ناصر الدین الالبانی اردن میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اس قحط الرجال کے دور میں فنِ حدیث اور علمِ رجال واسناد پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔ علمِ حدیث پر وہ عصرِ حاضر میں اتھارٹی سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی خدمتِ حدیث میں گزار دی۔ وہ ساری عمر طالبانِ علومِ حدیث کی علمی تشنگی بجھاتے رہے اور حدیث پڑھتے پڑھاتے عمر گزار دی۔ حدیث کے موضوع پر انہوں نے درجنوں کتب تصنیف کیں۔ سلسلة الاحاديث الصحيحه اور سلسلة الاحاديث الضعيفة انکی مشہور تصنیفات ہیں۔

مرحوم شروع میں مدینہ یونیورسٹی میں کچھ عرصہ پروفیسر بھی رہے۔ مرحوم کو انکی بے پناہ علمی خدمات پر امسال انٹرنیشنل فیصل ایوارڈ بھی ملا۔ مرحوم نے گرانقدر انعامی رقم خدمتِ حدیث کے لیے وقف کر دی۔ جہلم کی بیشتر مساجد میں انکی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ مرکزی جامع مسجد میں رئیس الجامعہ نے خطبہ جمعہ کے دوران انکی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے انکی وفات کو عالم اسلام کے لیے ایک عظیم سانحہ قرار دیا۔ اللهم اغفرله وارحمه